Regd No L 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم چہار شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ر

۲۰ ذیقعدہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۱۴ تبوک ۱۳۲۸ ہش	۱۴ ستمبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۱۱

جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پاکستان کشمیر۔ دریاؤں کے پانیوں کا کنٹرول اور متروکہ جائدادوں کے معاملات اُٹھائیگا

ہندوستان مغربی پنجاب کے علاقوں کو ریگستان بنانے پر تلا ہوا ہے (ظفر اللہ خان)

نیویارک ۱۳ ستمبر۔ نیویارک میں ایک بیان دیتے ہوئے اتحادی قوموں کی...... جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کے قائد چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے کہا۔ جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پاکستان زیادہ تر مسئلہ کشمیر پر، اور اس کے بعد مغربی پنجاب کے دریاؤں کے پانیوں کے کنٹرول اور ہندوستان میں مسلمانوں کی متروکہ جائدادوں کے مسائل میں دلچسپی لے گا آپنے کہا۔ مسئلہ کشمیر کے متعلق اصل صورت حال یہ ہے۔ کہ جھگڑوں کو نپٹانے کے لئے اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن نے جو تجویزیں پیش کی تھیں۔ پاکستان نے انہیں منظور کر لیا ہے۔ دوسرا اہم مسئلہ مغربی پنجاب کے دریاؤں کے پانیوں کے کنٹرول کا مسئلہ ہے جس نے ایک بین الاقوامی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ پاکستان نے اسے بین الاقوامی عدالت کے سپرد کر دینے کی تجویز پیش کی تھی۔ لیکن ہندوستان نے کچھ ایسا رویہ اختیار کیا ہے۔ کہ وہ پاکستان مغربی پنجاب کے تمام زرخیز علاقوں کو ریگستان بنا دینا چاہتا ہے۔ آپنے کہا تیسرا مسئلہ متروکہ جائدادوں کا ہے جس کے متعلق کراچی میں کاغذ پر تو معاہدہ ہو گیا تھا۔ لیکن جب اس پر عمل کا وقت آیا۔ تو ہندوستان نے کراچی کے معاہدے سے باہر تمام علاقوں کے مسلمانوں کی جائدادوں پر قبضہ کرنے کا قانون پاس کر دیا۔ ظاہر ہے کہ ان جائدادوں پر ہندوستان کا قبضہ ہو جانے کے بعد ہندوستانی مسلمان پاکستان میں ہجرت پر مجبور ہو جائیں گے۔ آخر میں پاکستان میں کمیونزم کے اثرات کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپنے فرمایا مغربی پاکستان میں اس وبا کے پھیلنے کی کوئی گنجائش نہیں۔

کمیونسٹ پارٹی خلاف قانون قرار دیجائیگی

ٹوکیو ۱۳ ستمبر:۔ ٹوکیو کے محکمہ انصاف نے چند جاپانی دہشت پسند جماعتوں اور کوریا کی چار انجمنوں کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔ اب سیاسی حلقوں میں یہ یقین کیا جا رہا ہے۔ کہ جاپان میں کمیونسٹ پارٹی کو بھی خلاف قانون قرار دے دیا جائے گا۔ کوریا میں سب سے بڑی انجمن کوریا کے اپنے باشندوں کی لیگ ہے جس پر اقتدار کمیونسٹوں کا ہے۔ جاپان کے ½ ۶ لاکھ باشندوں میں سے نصف اس لیگ کے ممبر بتلائے جاتے ہیں۔ یہاں کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ جب تک کمیونسٹوں پر پابندی نہیں لگائی جائیگی۔ اصل دہشت پسندی ختم نہیں ہوگی۔

علاقہ تھل میں منڈی کا قیام

لاہور ۱۳ ستمبر: مغربی پنجاب کے گورنر ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر نے ایکٹ حصول اراضی مجریہ ۱۸۹۴ء کی دفعہ ۷ کے تحت مفوضہ اختیارات کی رو سے علاقہ تھل ضلع شیخوپورہ گجیانی میں منڈی قائم کرنے کے لئے مطلوبہ زمین پر قبضہ کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ (سرکاری اطلاع)

ہندوستان یونین کی سرکاری زبان کے متعلق متفقہ فیصلے کی کوشش ناکام

دستور ساز اسمبلی مسئلہ زبان پر بڑے زور کی لے دے

نئی دہلی ۱۳ ستمبر:۔ ہندوستان یونین میں سرکاری زبان میں انتخاب کے سلسلہ میں متفقہ طور پر سرکاری زبان کا فیصلہ کرنے کی ہر کوشش ناکام ثابت ہوئی۔ اور کل دوپہر تو ہندوستان دستور ساز اسمبلی میں اس موضوع پر عام لے دے شروع ہو گئی۔ اس مسئلہ پر عام بحث سے پہلے اسمبلی نے وزیر اعظم کی تحریک پر پرائیویٹ جائدادوں کے حصول کی تجویز پاس کی۔

زبان کے معاملے میں تین سو کے قریب ترامیم پیش کی گئیں۔ کل مسٹر آئنگر اور گوبند داس کی دو تحریکیں زیادہ زیر بحث رہیں۔ ایک مدلل تقریر میں مسٹر گوپالا سوامی آئینگر نے تحمل و بردباری کی تلقین کرنے کے بعد کہا کہ جب میں انگریزی کے رخصت ہو جانے کا تصور کرتا ہوں تو مجھے سکرات الموت کی سی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ سیٹھ گوبند داس نے اپنی تقریر خالص ہندی میں کی۔ اور حزب مخالف کے اس اصرار کے باوجود کہ ہمیں اس کا ایک لفظ بھی سمجھ میں نہیں آیا۔ اُسے جاری رکھا۔ مغربی بنگال کے مسٹر نذیر الدین احمد نے اُس وقت تک انگریزی کو ہی سرکاری زبان کے طور پر جاری رکھنے کی تحریک کی۔ جب تک کوئی ایسی زبان تیار نہ ہو جائے۔ جسے سب اچھی طرح سیکھ سکیں۔ آپ نے کہا ہمیں ایسے اہم مسئلہ پر فیصلہ کرنے سے پہلے عوام کا فیصلہ بھی حاصل کرنا چاہیئے۔ مولینا حفظ الرحمٰن نے کہا جو لوگ ہندی (بخط دیوناگری) کے حق میں ہیں۔ وہ گاندھی جی کی منشاء کے خلاف ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ تقسیم نے بعض ایسے کانگرسیوں کے جذبات بھی زہریلے کر دیئے ہیں۔ جو اس سے پہلے بالکل غیر متعصب تھے۔ آپ نے ہندوستانی بخط اردو کی تائید کی۔ اور کہا نہ جانے پنڈت گوبند داس کس طرح ہندی پر زور دے رہے ہیں۔ اور کس طرح ایک زبان بنا لیں گے۔ جب اس وقت ملک میں کم از کم بارہ زبانیں بولی جا رہی ہیں۔

—— جاوا ۱۳ ستمبر:۔ ولندیزی حکام کی ایک اطلاع کے مطابق کل سماٹرا میں سیانتار جیل سے ۲ سو انڈونیشی قیدی بھاگ گئے حکام کا کہنا ہے کہ یہ فرار کسی باقاعدہ سکیم کے مطابق عمل میں آیا بھاگنے والوں میں سے صرف سات ہزار پکڑے جا سکے۔

—— جاوا ۱۳ ستمبر:۔ ولندیزی فوجی حکام کا کہنا ہے۔ کہ وہ گذشتہ چار دنوں سے کہ وہ مغربی جاوا میں مسلم دار الاسلام جانبازوں کے گوریلوں کے خلاف بڑا سخت ایکشن لے رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان چھاپہ ماروں میں سے ۸۰ کو مارا جا چکا ہے۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ ستمبر:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع ہے۔ کہ پیچش کی تکلیف کم ہے۔ لیکن بواسیر کی تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں:۔

—— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

مغربی پنجاب میں ووٹروں کے اندراج کی تاریخ بڑھا دی گئی!

لاہور ۱۳ ستمبر:۔ مغربی پنجاب میں مجلس قانون ساز کے ووٹروں کے نام رجسٹر کرنے کی تاریخ بڑھا دی گئی۔ اب اس مہینے کے آخر تک نام درج کرائے جا سکیں گے۔ یاد رہے کہ تاریخ میں یہ اضافہ خاص طور پر عورتوں کے لئے کی گئی ہے۔

پاکستان دستور ساز اسمبلی کی سب کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۱۳ ستمبر: مرکز اور صوبوں کے اختیارات کی تخصیص کرنے والی پاکستان دستور ساز اسمبلی کی سب کمیٹی کا اجلاس آج سردار عبد الرب نشتر کی صدارت میں تقریباً ½ ۲ گھنٹہ جاری رہا۔ جس میں خواجہ شہاب الدین مسٹر فضل الرحمٰن خان عبد القیوم خان۔ مسٹر یوسف ہارون اور مسٹر چٹوپادھیائے نے شرکت کی۔ کمیٹی کے اجلاس آئندہ چار دن تک ہوتے رہیں گے۔ اور کمیٹی ان میں پاکستان کے آئندہ آئین کے متعلق بنیادی سکیمیں تیار کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

افغانی زائرین کی حج کے لئے روانگی

کراچی ۱۴ ستمبر:۔ کل چھ سو افغانی زائرین حج کے فریضے کی ادائیگی کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ یاد رہے پاکستان نے افغانستان کے حاجیوں کیلئے ۸۰۰ نشستیں مخصوص کی تھیں۔ مگر وہ آج تک صرف چھ سو ہی پہنچے۔

عرب لیگ کے فوری اجلاس کا مطالبہ

قاہرہ ۱۳ ستمبر: عرب لیگ کی ممبر حکومتوں میں سے بعض نے بڑے شد و مد سے اس بات پر زور دیا ہے کہ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس فوراً بلایا جائے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں لیگ کے جنرل سیکرٹری عزام پاشا کو لبنان اور عراق کے وزرائے اعظم کے تار موصول ہوئے۔ کہ جلد از جلد کوئی اجلاس بلایا جائے تاکہ ہم یو۔ این۔ او کے اجلاس سے پہلے پہلے ایک جگہ اکٹھے بیٹھ کر متحدہ محاذ بنانے کے متعلق کوئی سوچ بچار کر سکیں۔ اس وقت تک اجلاس کے التوا کی ایک وجہ یہ تھی۔ کہ حکومت مصر شام کی نئی حکومت کو بحیثیت حکومت اس اجلاس میں شامل نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اس کے نمائندوں کی شمولیت کے یہ معنے ہونگے کہ اُسے تسلیم کر لیا جائے۔ دوسری طرف چونکہ عربوں کی وحدت اور مجلس اقوام میں عرب ملکوں کے متحدہ محاذ کے مسئلہ کی اہمیت کو بھی مصر سے زیادہ کوئی نہیں سمجھتا۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے۔ کہ جونہی عرب مملکتیں ایجنڈے کا مطالعہ کر لیں گی۔ اجلاس بلا لیا جائے گا۔ عرب مجلس اقوام کے آئندہ اجلاس میں ان تینوں مسائل پر اتحاد چاہتے ہیں۔ لیبیا میں اطالوی نوآبادیوں کا مستقبل عرب مہاجرین اور عرب ممالک کے حکومت اسرائیل سے تعلقات۔

یاد رہے کہ سیاسی کمیٹی کے اس اجلاس کے ملتوی ہونے پر عراق کے سرکاری حلقوں میں سخت تعجب کا اظہار کیا گیا ہے۔ (رائٹر)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔

چندہ امداد درویشان کی تازہ فہرست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

گذشتہ اعلان کے بعد جن احباب کی طرف سے امداد درویشان کا چندہ وصول ہوا ہے ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب بھائیوں کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(۱) عبد الرحمٰن صاحب ریلوے ہیڈ کوارٹر لاہور ۵-۰-۰

(۲) شیخ محمد اکرام صاحب آف قادیان۔ حال ٹوبہ ٹیک سنگھ ۵-۰-۰

(۳) شیخ قدرت اللہ صاحب برادر زادہ شیخ محمد اکرام صاحب مذکور ۵-۰-۰

(۴) شیخ عصمت اللہ صاحب برادر زادہ شیخ محمد اکرام صاحب مذکور ۵-۰-۰

(۵) جماعت احمدیہ راولپنڈی بذریعہ مرزا محمد حسین صاحب سیکرٹری مال ۱۸۰-۰-۰

(اس جماعت کی طرف سے پہلے بھی چندہ آچکا ہے اور آئندہ کیلئے بھی وعدہ ہے)

(۶) شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ حمید النذیر احمد صاحب پنام حال ضلع سیالکوٹ ۱۰-۰-۰

(۷) امتہ الغفور بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرحمٰن خانصاحب کاٹھ گڑھی ۱۰-۰-۰

(۸) بیگم صاحبہ چوہدری شاہنواز خانصاحب کراچی ۱۰۰-۰-۰

(۹) ماسٹر امیر عالم صاحب کوٹلی ضلع میرپور (کشمیر) ۲۰-۰-۰

(۱۰) محمد شفیع صاحب پاندھا۔ سنت نگر لاہور ۱۰-۰-۰

(۱۱) بابو عبد الحق صاحب سنت نگر لاہور ۱۰-۰-۰

(۱۲) جماعت احمدیہ لائلپور بذریعہ محمد یوسف صاحب ۴۰-۱۰-۰

(چیک کے ذریعہ -/۴۰ روپے آئے تھے مگر چیک کیش ہونے پر ۱۰/۴۰ رہ گئے)

(۱۳) شیخ عبد الرشید صاحب بٹالوی حال گوجرانوالہ۔ ۱۰-۰-۰

(۱۴) حکیم محمد صدیق صاحب رام نگر لاہور۔ ۵-۰-۰

(۱۵) چند غیر معلوم خدام بذریعہ مرزا مبارک بیگ صاحب ڈرگ روڈ کراچی ۱۰۰-۰-۰

(۱۶) والدہ صاحبہ مسعود شاہد صاحب مرحوم سیالکوٹ برائے قربانی عید الاضحیٰ قادیان۔ ۲۰-۰-۰

(۱۷) نسیم اختر صاحبہ بنت شیخ عنایت اللہ صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۵-۰-۰

میزان ۴۵۰-۱۰-۰

اگر کوئی چندہ دینے والے صاحب اعلان سے رہ گئے ہوں تو مہربانی کر کے مطلع فرمائیں تاکہ ان حساب چیک کر کے آئندہ اعلان میں شامل کردیا جائے۔ نیز دوست یہ بات نوٹ کرلیں کہ قربانی کے لئے کم سے کم رقم -/۲۵ روپے ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اس سے کم میں آجکل قادیان میں قربانی کا جانور نہیں ملتا۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۴۹/۹/۱۰

تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کا آخری وقت قریب آگیا

کیا آپ وعدہ پورا کرنے والوں میں آخری آدمی بننا پسند کریں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"تمہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے ہو اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آسکے تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آجائے۔ اگر تم درمیان میں بھی ثواب میں شامل نہیں ہوسکے تو اس کے بعد جس قدر جلد ہوسکے نیکی میں حصہ لے لو اور کم سے کم تم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی مت بنو۔"

مجاہدین تحریک جدید! وعدوں کی ادائیگی کا آخری وقت قریب آرہا ہے۔ آپ کی موعودہ رقم کا انتظار ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ

کوئی دن کوچۂ احمد میں رہ کر دلکشا ہوجا

گلستانِ جہاں میں پیروِ بادِ صبا ہوجا
شمیمِ گُل سے دامن اپنا بھر لے پھر جُدا ہوجا

پھر اُگنے کی تمنّا ہے جو تجھ کو کشتِ عالم میں
تو دانہ کی طرح پھر خاک میں ملکر فنا ہوجا

اُبھرتی ہے مصیبت میں طبیعت اہلِ ہمّت کی
مصیبت کے تصوّر سے نہ تو بے دست و پا ہوجا

اگر گنجینۂ خوشبوئے اُلفت ہے ترا سینہ
نسیمِ نازِ جاناں سے مثالِ غنچہ وا ہوجا

فقط بادِ صبا غنچے کھِلانا تجھ کو آتا ہے
کوئی دن کوچۂ احمد میں رہ کر دلکشا ہوجا

ہنوز

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب کی علالت

جیسا کہ ایک گذشتہ پرچہ میں شائع ہوچکا ہے۔ مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے سابق مبلغ امریکہ ایک طویل عرصہ تک ہسپتال میں رہنے کے بعد گھر آگئے ہیں۔ مگر گھر آکر آپ کی عام صحت کچھ گر گئی ہے۔ اور ضعف نسبتاً زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ احباب دردِ دل سے التزاماً آپ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جماعتہائے احمدیہ ۲۵ ستمبر کو یوم التبلیغ منائیں!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے امسال اجتماعی تبلیغ کے لئے ۲۵ ستمبر کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ احباب اس دن کے لئے ابھی سے تیاری کریں اور اپنے ضلع کے امیر صاحب سے اور اگر وہاں نہ ملے تو نظارت ہذا سے تبلیغی لٹریچر منگوالیں۔ یہ دن اجتماعی طور پر تبلیغ کیلئے وقف کرنے کا دن ہوگا۔ پس ایسا پروگرام بنایا جائے کہ تمام دن (سوائے حوائج ضروریہ کے) تبلیغ میں گذارہ جائے۔ ہر جماعت کے لئے یہ بھی لازمی ہے کہ اپنی جماعت کی رپورٹ دفتر ہذا میں ارسال کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

فہرست ووٹران پنجاب اسمبلی کی تیاری

اس وقت مغربی پنجاب میں ووٹروں کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں اور تمام بالغ مرد اور تمام بالغ عورتیں جن کی عمر ۲۱ سال سے کم نہ ہو بطور ووٹر درج ہونے کا حق رکھتے ہیں کوشش ہونی چاہیئے کہ کوئی احمدی مرد و عورت جو اس شرط کو پورا کرتا ہو ووٹر درج ہونے سے باہر نہ رہ جائے تعلیم اور جائیداد وغیرہ کی کوئی شرط نہیں صرف عمر کی شرط ہے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کیلئے لازم ہے کہ وہ جماعت میں عام بیداری پیدا کرنے اور با وجود ہوشیار کرنے کے علاوہ ان تمام احمدی افراد کی فہرست اپنے طور پر بھی تیار کرلیں جو ۲۱ سال سے کم نہیں اور جب پٹواری یا محرر ووٹروں کی فہرست تیار کرلے تو آپ اپنی فہرست کے ساتھ ان کی فہرست کا مقابلہ کر کے ضرور اطمینان کرلیں کہ کوئی احمدی ووٹر فہرست میں درج ہونے سے باہر رہ تو نہیں گیا اور یہ کہ دونوں فہرستیں بالکل ایک جیسے کوائف پر مشتمل ہیں۔

نظارت امور عامہ

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۲۷

کوشش کرو کہ تم اِس دُنیا کی زندگی میں ہی خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو

جو احمدی اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل نہیں کراتا وہ اپنے بچوں کے ساتھ دشمنی کرتا ہے اور سلسلہ پر کامل ایمان نہیں رکھتا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۴۹ء بمقام مسجد احمدیہ لاہور
مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

پہلے تو میں دوستوں سے یہ معذرت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آج یہاں آنے میں مجھے کچھ دیر ہوگئی ہے جس کی وجہ یہ ہوئی کہ جب میں نماز کے لئے آنے لگا۔ تو یکدم میری انتڑیوں میں تکلیف شروع ہوگئی اور آہستہ آہستہ یہ تکلیف اتنی بڑھ گئی۔ اور درد اتنی شدت اختیار کر گیا۔ کہ پہلے تو میں نے خیال کیا کہ کہلا بھیجوں کہ نماز پڑھا دی جائے۔ لیکن پھر خیال آیا کہ ممکن ہے یہ درد پیچش کی شکایت کیوجہ سے ہو۔ اور اگر اجابت ہو جائے۔ تو درد دور ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد مجھے قضائے حاجت کا احساس ہوا اور گو مروڑ کے ساتھ ہی اجابت ہوئی۔ مگر بہر حال درد کی جو شدت تھی۔ وہ اجابت کے بعد جاتی رہی۔ اور میں اس قابل ہو گیا۔ کہ جمعہ کے لئے آسکوں۔

دوسری بات

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ احباب کو علم ہو چکا ہے اب ہمارا ارادہ یہ ہے۔ کہ ہم ربوہ چلے جائیں۔ ہمارے بہت سے دفاتر تو پہلے ہی ربوہ جا چکے ہیں جو حصہ باقی رہ گیا تھا۔ اس کے متعلق اب ہمارا ارادہ ہے۔ کہ وہ بھی ربوہ چلا جائے۔ اور اس طرح ہم سب وہاں پہونچکر ربوہ کی ترقی اور سلسلہ کی عمارتوں کی تعمیر کی طرف توجہ کریں۔ ہمیں یہاں آئے ہوئے دو سال ہو چکے ہیں۔ ۳۱ اگست ۱۹۴۷ء کو میں یہاں آیا تھا۔ اور آج ۹ ستمبر ۱۹۴۹ء ہے۔ گویا دو سال آٹھ دن میرے اس قیام پر گزر گئے ہیں۔ کچھ دوستوں پر اس سے کم زمانہ گزرا ہے کیونکہ وہ بعد میں آئے تھے۔ اور کچھ دوست جو پہلے آگئے تھے۔ ان پر اس سے زیادہ دن گزرے ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کی حکمت اور اس کی مشیت کے ماتحت ہم جتنے عرصہ تک یہاں رہے۔ اس میں ہمیں کئی قسم کے تجارب حاصل ہوئے۔ قادیان کی رہائش کی وجہ سے جس طرح ہم دنیا سے الگ تھلگ رہتے تھے۔ وہ بات یہاں نہیں تھی۔ یہاں لوگوں سے میل جول پیدا کرنے کے زیادہ مواقع تھے۔ اور یہ ایک نیا تجربہ تھا۔ جس نے ہمیں بہت سے نئے سبق دیئے۔ ان کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آئندہ بہت کچھ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

منفی بھی اور مثبت بھی

میں اس وقت دوستوں کی آگاہی کے لئے صرف یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ پہلے تو ہمارا ارادہ تھا کہ ہم پیر کے دن یہاں سے چلے جائیں۔ مگر جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ میری بیوی ام متین کوئٹہ میں سخت بیمار ہو گئی تھیں۔ وہاں علاج کے بعد کسی قدر آرام آگیا تھا۔ مگر یہاں آنے کے بعد لیڈی ڈاکٹر کو دکھایا گیا۔ تو اس نے ایک ایسی بیماری کا شبہ پیدا کر دیا۔ جو بہت خطرناک سمجھی جاتی ہے۔ اس بیماری کے متعلق بعض ٹسٹ ایسے کئے جانے ہیں۔ جنکا نتیجہ پیر کے دن نکلے گا۔ اس لئے اب اس نتیجہ کے بعد ہی یہ فیصلہ کیا جا سکے گا کہ ہماری یہاں سے کب روانگی ہوگی۔ آج ہی ایک دوسرے ڈاکٹر سے بھی مشورہ لیا گیا تھا۔ انہوں نے لیڈی ڈاکٹر کی رائے سے اتفاق ظاہر نہیں کیا۔ مگر ساتھ ہی کہا ہے کہ چونکہ ڈاکٹرنی نے خود ملاحظہ کیا ہے اس لئے ٹسٹ بہر حال ہو جانا چاہیئے۔ اس کے بعد ہم یہ فیصلہ کر سکیں گے۔ کہ ہم یہاں سے کب روانہ ہوں۔ اگر خدانخواستہ لیڈی ڈاکٹر کی رائے درست ہوئی۔ تو پھر اپریشن کی ضرورت ہوگی۔ اور اگر اپریشن نہ بھی ہو تب بھی شعاعوں کے ذریعہ ایک لمبے عرصہ تک علاج کرانا پڑے گا بہر حال اس پیر کو ہمارے جانے کا ارادہ ملتوی ہے۔ اس کے بعد دوسری تاریخ ڈاکٹری مشورہ سے مقرر کی جائے گی۔

میں جب جمعہ کے لئے آیا۔ تو راستہ میں نے اتنی کثرت سے جماعت کے دوستوں کو

نماز کے انتظار میں

بیٹھے دیکھا کہ مجھے حیرت ہوئی کہ اتنے دوست کہاں سے آگئے ہیں۔ بعض نے کہا کہ چونکہ آپ کئی ماہ کے بعد آئے ہیں۔ اس لئے لوگ زیادہ جمع ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا پہلے بھی تو میں یہیں جمعہ پڑھاتا رہا ہوں۔ مگر اتنا اجتماع میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اس کی کوئی خاص وجہ معلوم ہوتی ہے۔ اس مسجد میں بھی لوگ پہلے سے زیادہ سمٹ کر بیٹھے ہیں۔ اور ان کی تعداد پہلے سے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ اور باہر گلی بھی مسجد کی طرح بھری ہوئی ہے۔ اس غیر معمولی اجتماع کو دیکھ کر میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ جس طرح مسلمانوں میں یہ رواج ہے۔ کہ وہ جمعۃ الوداع کے دن خاص طور پر نماز پڑھنے کے لئے آجاتے ہیں۔ اسی طرح چونکہ پیر کے دن ہماری روانگی کا پروگرام تھا۔ لاہور والوں نے سمجھا کہ یہ آخری جمعہ ہے تو ہم مسجد میں جا کر پڑھ آئیں گویا یہ بھی لاہور والوں کا ایک جمعۃ الوداع ہے۔ مگر اس سے اتنا پتہ ضرور لگ گیا ہے۔ کہ یہاں ہماری جماعت بہت زیادہ ہے۔ اور جمعہ میں لوگ عام طور پر اتنے نہیں آتے۔ جتنے کہ آنے چاہئیں۔ بہر حال جیسا کہ میں نے بتایا ہے فی الحال پیر کے دن ہمارے جانے کی تجویز ملتوی ہے۔ ممکن ہے ڈاکٹری مشورہ کے بعد اگلا جمعہ بھی مجھے یہیں پڑھانا پڑے۔ اور اگر ایسا ہی ہوا۔ تو لاہور والوں کے دو جمعۃ الوداع بن جائیں گے۔

میں نے سنا ہے کہ

بعض دوسری مساجد

میں بھی نمازیں ہوتی ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں آج کے اجتماع میں کچھ نہ کچھ دخل اس بات کا بھی ہے۔ کہ بعض دوستوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ دو سال کے بعد یہ واپس جا رہے ہیں آؤ آج تو ہم مسجد میں جا کر جمعہ پڑھ لیں میں ایسے دوستوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جب انہیں ایک دفعہ جمعہ پڑھنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ تو اب وہ ہمیشہ کے لئے جمعہ پڑھنے کی عادت ڈال لیں۔ اور اگر وہ کسی اور جگہ جمعہ پڑھتے تھے تب بھی ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ زیادہ مستعدی سے جمعہ کی نماز ادا کیا کریں۔ اور جو سست ہوں ان کو بھی اپنے ساتھ لایا کریں۔ مومن کی ایسی قربانی خدا تعالیٰ کے حضور کافی نہیں سمجھی جاتی۔ اسی شخص کی قربانی قبول ہوتی ہے۔ جو دوسروں کو بھی اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو نماز میں بار بار جمع کے صیغے استعمال کئے جاتے ہیں۔ نماز پڑھنے والا ایک فرد ہوتا ہے مگر وہ اھدنی کہنے کی بجائے دعا یہ مانگ رہا ہوتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم اے خدا تو

ہم سب کو

صراط مستقیم پر چلا۔ پس دوستوں کو صرف اس بات پر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ وہ خود نماز پڑھتے ہیں۔ بلکہ انہیں اس وقت مطمئن ہونا چاہیئے۔ جب دوسرے لوگ بھی نماز پڑھنے لگ جائیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صریح طور پر فرمایا ہے کہ مومن کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اہل کو بھی نماز پڑھنے کی تاکید کرتا رہے سو احباب کو نماز کی پابندی کرنے اور نماز کی پابندی کروانے کی طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ ایک علامت ہے۔ جس سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ تمہارے اندر کس قدر ایمان پایا جاتا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کی اپنے دل میں کس قدر تڑپ رکھتے ہو۔ میں تمہیں یہی نہیں کہتا کہ تمہیں فرض نمازوں کی پابندی اختیار کرنی چاہیئے بلکہ میں تمہیں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تمہیں فرض نمازوں کے علاوہ نوافل کی بھی پابندی کرنی چاہیئے۔ تاکہ تمہارے

قلب میں نور

پیدا ہو۔ اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل ہو۔ آخر جو شخص احمدیت کو قبول کرتا ہے۔ وہ اسی لئے قبول کرتا ہے۔ کہ اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے۔

مگر خدا تعالیٰ سے تعلق بغیر نماز اور روزہ اور ذکر الٰہی کی کثرت کے کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص احمدیت کو تو قبول کرتا ہے۔ مگر اپنے اندر ایسا تغیر پیدا نہیں کرتا۔ جس کے نتیجہ میں اسے خدا تعالیٰ نظر آنے لگ جائے۔ اس سے وہ کلام کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور اس سے محبت اور پیار کرے۔ تو ایسی احمدیت کا کیا فائدہ۔ اور یہ چیزیں بغیر نمازوں اور نوافل اور ذکر الٰہی کی پابندی سے حاصل نہیں ہو سکتیں۔ آج ہی مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کا اخبار میں ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں انہوں نے ذکر کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔ کہ اطمینان قلب حاصل کرنے کا یہی طریق ہے۔ کہ صبر اور استقلال کے ساتھ ذکر الٰہی اور نمازوں پر زور دیا جائے۔ اس کے نتیجہ میں تمہارے دلوں میں وہ جلا پیدا ہو گی۔ جس سے تم بدیوں پر غالب آسکو گے۔ اور خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے۔ یہی چیز ہے۔ جس کی تمہیں ضرورت ہے۔ اگر یہ جلا تمہارے دلوں میں پیدا نہ ہوئی۔ تو تمہاری زندگی کیسی اور ایمان کا دعویٰ کیسا؟ پس کوشش کرو۔ کہ تم اس دنیا کی زندگی میں ہی خدا تعالیٰ کو

اپنی آنکھوں سے

دیکھ لو۔ مرنے کے بعد خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی امید کوئی اطمینان بخش بات نہیں کہلا سکتی۔ اگر انسان مرنے لگے۔ اور اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو۔ کہ نہ معلوم میں دوزخ میں ڈالا جاؤنگا یا جنت میں۔ تو اس کی موت کتنے دکھ کی موت ہو گی۔ کتنا غم اس پر چھایا ہوا ہوگا۔ اور کس طرح وہ ایک بے چینی اور خلش اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ سکھ والی موت وہی ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حاصل ہوئی۔ احادیث میں آتا ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو بار بار آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے تھے۔ کہ

الی الرفیق الاعلیٰ

الی الرفیق الاعلیٰ۔ چلو سب سے بڑے دوست کے پاس چلیں۔ چلو سب سے بڑے دوست کے پاس چلیں۔ یہی حال صحابہؓ کا تھا۔ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنے پر اتنے خوش ہوتے تھے۔ اور اس قدر لذت اور سرور محسوس کرتے تھے۔ کہ ان کے واقعات پڑھ کر حیرت آتی ہے۔ تاریخوں میں آتا ہے۔ ایک جنگ کے موقع پر ایک عیسائی سردار نے کئی بڑے بڑے مسلمان سرداروں کو مار ڈالا۔ اس زمانہ میں قاعدہ تھا۔ کہ عام حملے سے پہلے دونوں لشکروں میں سے ایک ایک آدمی نکلتا اور وہ آپس میں مقابلہ کرتے۔ وہ عیسائی چونکہ ایک بڑا ماہر جرنیل تھا۔ اس لئے انفرادی مقابلہ میں اس نے یکے بعد دیگرے کئی مسلمان مار ڈالے۔ آخر حضرت ابو عبیدہؓ نے جو اسلامی فوج کے کمانڈر انچیف تھے۔

حضرت ضرارؓ

کو حکم دیا۔ کہ وہ اس عیسائی کے مقابلہ کے لئے جائیں۔ جب وہ مقابلہ کے لئے نکلے۔ اور اس عیسائی سردار کے سامنے کھڑے ہوئے۔ تو بجائے اس کے کہ اس کا مقابلہ کرتے بے تحاشا میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور دوڑتے ہوئے اپنے خیمہ کی طرف چلے گئے۔ اس پر عیسائیوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور انہوں نے بڑے زور سے نعرے بلند کئے۔ اور مسلمان جو پہلے ہی افسردہ خاطر ہو رہے تھے۔ ان کی سخت دل شکنی ہوئی۔ حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے جب یہ نظارہ دیکھا۔ تو انہوں نے ایک شخص کو جو حضرت ضرارؓ کے دوست تھے بلایا اور کہا۔ تم ضرارؓ کے پاس جاؤ۔ اور اس سے پوچھو کہ تم نے یہ کیا حرکت کی ہے۔ وہ خیمہ کے قریب پہنچے۔ تو اتنے میں حضرت ضرارؓ خیمہ میں سے باہر نکل رہے تھے۔ انہوں نے جاتے ہی کہا۔ ضرارؓ آج تم نے کیا کیا۔ سارے مسلمانوں کے سر آج شرمندگی اور ندامت کے مارے جھکے ہوئے ہیں۔ اور وہ کفار کے سامنے اپنی گردنیں اونچی کرنے کے قابل نہیں رہے۔ یہ کتنی بڑی ذلت کی بات ہے۔ کہ تم عیسائی سردار کے سامنے ہوتے ہی میدان چھوڑ کر خیمہ کی طرف بھاگ آئے۔ اور کفار کو خوش ہونے کا موقع بہم پہنچا دیا۔ انہوں نے کہا۔ میں نے جو کچھ کیا ہے۔ ٹھیک کیا ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں ہمیشہ زرہ کے بغیر لڑا کرتا ہوں۔ مگر آج اتفاقاً صبح سویرے میں نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ جب ابو عبیدہؓ نے مجھے حکم دیا۔ کہ میں اس عیسائی جرنیل کے مقابلہ کے لئے نکلوں۔ تو میں بغیر خیال کئے زرہ پہنے اس کے سامنے چلا گیا۔ مگر جونہی میں سامنے کھڑا ہوا۔ مجھے یاد آیا۔ کہ میں نے زرہ پہنی ہوئی ہے۔ اس پر میرے نفس نے مجھے ملامت کی۔ اور کہا ضرار معلوم ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرنے سے ڈرتا ہے۔ اور شاید زرہ تو نے اس لئے پہن رکھی ہے۔ کہ یہ بڑا مشہور جرنیل ہے۔ اور کئی مسلمانوں کو شہید کر چکا ہے۔ اگر تو نے زرہ اتار دی۔ تو ایسا نہ ہو۔ کہ تجھے بھی یہ شخص مار ڈالے۔ یہ خیال میرے دل میں آیا ہی تھا۔ کہ میں دوڑ کر اپنے خیمہ کی طرف چلا گیا۔ اور میں نے سمجھا۔ کہ اگر اس وقت میں مارا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا۔ کہ ضرار تم نے زرہ کیوں پہن رکھی تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ تمہیں ہم سے ملنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔ اگر شوق ہوتا۔ تو اس طرح موت سے بھاگنے اور بچنے کی کوشش کیوں کرتے۔ تو میں اس سوال کا کوئی جواب نہیں دے سکوں گا۔ میرے لئے

سوائے ندامت اور شرمندگی

کے اور کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ اور میری موت مومنوں والی موت نہیں ہو گی۔ پس میں دوڑتے ہوئے اپنے خیمہ میں گیا۔ اور میں نے زرہ اتار دی۔ تاکہ اگر میں مروں۔ تو میں اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔ چنانچہ اب میں بغیر زرہ کے لڑنے کے لئے جا رہا ہوں۔ اور میں مطمئن ہوں۔ کہ اگر میں مرا تو میں اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندہ نہیں ہوں گا۔

یہ وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے اسی دنیا میں ہی خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا تھا۔ اور وہ اس کی ملاقات کے لئے ہر وقت بیتاب رہتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ موت ایک پل ہے جس پر سے گذر کر ہم اپنے محبوب سے ملتے ہیں۔ اس لئے موت سے ڈرنے اور گھبرانے کے کوئی معنے ہی نہیں۔ اور یہی ایمان کا اصل مقام ہوتا ہے۔ اس مقام کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے۔ کہ انسان نمازوں کی پابندی اختیار کرے۔ نوافل پڑھے۔ تہجد کی عادت ڈالے۔ ذکر الٰہی کرے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بھی یہ سمجھنے لگے۔ کہ یہ شخص ہمارا عاشق ہے۔ اور جب کوئی شخص عاشق بن جائے۔ تو اسے اللہ تعالیٰ کا قرب ضرور حاصل ہو کر رہتا ہے۔ سو آپ لوگ جو یہاں آئے ہوئے ہیں۔ میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ آپ

نمازوں کی عادت

ڈالیں۔ آج کا ہجوم بتاتا ہے۔ کہ لاہور میں ہماری جماعت کے احباب بہت کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ پس آپ لوگوں میں سے جو سست ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ تم نمازوں کی پابندی کی عادت ڈالو۔ اور جو سست نہیں۔ ان سے میں کہتا ہوں۔ کہ تم دوسروں کو بیدار کرنے کی کوشش کرو۔ تاکہ کوئی فرد بھی ایسا نہ رہے۔ جو نمازوں اور نوافل اور ذکر الٰہی میں سست ہو۔ بلکہ جمعہ پڑھنا تو الگ چیز ہے۔ فرض نمازوں کی پابندی بھی الگ چیز ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں۔ ہر احمدی کو ان عبادات اور ذکر الٰہی کی طرف اس قدر توجہ رکھنی چاہیئے۔ کہ غیر شخص بھی دیکھتے ہی اس یقین پر پہنچ جائے کہ چونکہ یہ احمدی ہے۔ اس لئے جمعہ یا فرض نمازوں کا تو کیا کہنا ہے۔ یہ تہجد کے لئے بھی باقاعدہ اٹھتا ہوگا۔ اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتا اور دعائیں کرتا ہوگا۔ اگر یہ چیز صحیح طور پر پیدا ہو جائے تو بددیانتی۔ جھوٹ۔ ظلم۔ دھوکا۔ فریب اور ایذا رسانی وغیرہ کئی قسم کے گناہوں پر انسان بڑی آسانی سے غالب آسکتا ہے۔ یہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ مومن اپنے نشانات سے پہچانے جاتے ہیں۔ یہ نشانات عبادت سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ دیانتداری سے انسانی جسم پر کوئی نشان نہیں پڑتا۔ انصاف سے انسانی جسم پر کوئی نشان نہیں پڑتا۔ لیکن نماز پڑھی جائے۔ تو اس سے نشان پڑ جاتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ نماز کے اندر ساری نیکیاں آجاتی ہیں۔ جو شخص نماز کا پابند ہوگا۔ وہ آہستہ آہستہ ہر قسم کے گناہوں پر غالب آجائے گا۔ اور اس کے اندر ایسا تقویٰ پیدا ہو جائیگا۔ جو اسے نیکی کے راستہ پر چلاتا چلا جائے گا۔ پس نمازوں کی پابندی اختیار کرو۔ اور سمجھ لو۔ کہ یہی ایک چیز ہے۔ جو

مومنوں کی امتیازی علامت

ہے۔ اور جس کے بعد ان پر ایسا نشان پڑ جاتا ہے۔ جو ان کے ایمان کی ایک نمایاں علامت ہوتی ہے۔ نماز پڑھی جائے۔ تو اس کا انسانی جسم پر ایک تو ظاہری نشان پڑتا ہے۔ اور ایک باطنی نشان پڑتا ہے۔ ظاہری نشان یہ ہے۔ کہ ماتھے اور ناک پر مٹی وغیرہ لگ جاتی ہے۔ اور باطنی نشان یہ ہے۔ کہ چہرہ سے اللہ تعالیٰ کے عشق اور اس کی محبت کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ پس دوسری بات جس کی طرف میں جماعت کے دوستوں کو خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ نمازوں کی عادت ڈالو۔ ذکر الٰہی کی عادت ڈالو۔ نوافل کی عادت ڈالو۔ تہجد پڑھنے کی عادت ڈالو۔ اور پھر ان عادتوں کو اتنا راسخ کرو۔ کہ ہر شخص کو یہ یقین حاصل ہو جائے۔ کہ جو شخص احمدیت میں داخل ہو جائے۔ وہ نمازوں اور نوافل اور ذکر الٰہی کا پابند ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

تیسری بات

جس کی طرف میں یہاں کے دوستوں کو بھی مگر زیادہ تر باہر کی جماعتوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ہمارا

تعلیم الاسلام کالج لاہور

میں دو سال سے قائم ہے۔ اور ابھی ایک دو سال تک جب تک کہ ہم کالج کی عمارت تیار نہ کرلیں۔ لاہور میں ہی رہے گا۔ اس کالج کے قائم کرنے سے ہماری غرض یہ تھی۔ کہ احمدی طلباء ایک جگہ اکٹھے رہیں۔ اور احمدی اساتذہ سے ہی تعلیم حاصل کریں۔ تاکہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کے اندر دینی روح بھی ترقی کرتی چلی جائے۔ اور وہ سلسلہ کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔ مگر یہ فائدہ تبھی حاصل ہو سکتا ہے۔ جب

باہر سے طالب علم

آئیں۔ اور ہمارے کالج میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کریں۔ خالی کالج بنا دینے سے ہماری غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ باہر سے بکثرت طلباء آئیں۔ اور تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہو کر اپنی تعلیم کو مکمل کریں۔

ابھی چند دن ہوئے۔ مجھے ایک جاہل نے خط لکھا ہے۔ جو کالج کا ذکر کرتے ہوئے مجھے اتفاقاً یاد آگیا اس خط میں اس نے بہت سے اعتراضات کئے ہیں۔ جن میں سے ایک اعتراض اس نے یہ بھی کیا ہے۔ کہ ناصر احمدؓ کو کالج کا پرنسپل کیوں بنایا گیا ہے۔ اسے باہر کسی ملک میں تبلیغ کے لئے کیوں نہیں بھیج دیا جاتا۔ اس کی جگہ تو ایک عیسائی بھی پرنسپل رکھا جا سکتا ہے اور وہ ناصر احمد سے زیادہ بہتر کام کر سکتا ہے۔ یہ لکھنے والے کی

کمال درجہ کی جہالت

ہے۔ کہ طالب علم جس کی زندگی ایک نہایت ہی قیمتی چیز ہوتی ہے اور جس کی حفاظت کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اسکو وہ کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں بلکہ سمجھتا ہے۔ کہ ایک عیسائی پرنسپل بھی لڑکوں کی اسی طرح تربیت کر سکتا ہے جس طرح ناصر احمد کر رہا ہے۔ اول تو مالی نقطۂ نگاہ سے ہی

اگر کوئی اور پرنسپل رکھا جائے تو وہ ہزار بارہ سو روپیہ ماہوار سے کم نہیں لے گا۔ لیکن اگر اس فائدہ کو نظر انداز بھی کر دیا جائے تو سوال یہ ہے کہ اگر ہم نے ہندو اور عیسائی ہی پرنسپل اور پروفیسر رکھنے ہیں تو پھر ہمیں اپنا

الگ کالج بنانے کی ضرورت

ہی کیا ہے۔ دوسرے کالجوں میں بھی عیسائی پروفیسر اور پرنسپل ہیں ان میں داخل ہو کر لڑکے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ ہماری غرض تو اس کالج کو الگ قائم کرنے سے یہ ہے کہ احمدی طلباء احمدی اساتذہ سے تعلیم حاصل کر کے احمدیت کی روح اپنے اندر پیدا کریں اور یہ روح نہ کسی دوسرے کالج میں پڑھ کر پیدا ہو سکتی ہے نہ عیسائی پرنسپل رکھ کر پیدا ہو سکتی ہے۔ اس روح کے پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنا کالج ہو اپنا ماحول ہو اور اپنے اساتذہ کی زیر نگرانی تعلیم و تربیت کا کام ہو تا کہ ہماری آئندہ نسل اسلام اور احمدیت کے لئے کارآمد وجود ثابت ہو۔

گذشتہ سال فسادات کی وجہ سے ہمارے کالج کے نتائج اچھے نہیں نکلے تھے مگر اس سال اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے کالج کا نتیجہ غیر معمولی طور پر

نہایت شاندار

رہا ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ گذشتہ سال کے نتائج کی خرابی ان حالات کی وجہ سے تھی جو ۱۹۴۷ء میں پیدا ہوئے۔ اس سال ہمارے تعلیم الاسلام کالج کی ایک جماعت کا نتیجہ نوے فیصدی کے قریب رہا ہے۔ جو ایک حیرت انگیز امر ہے۔ حالانکہ یونیورسٹی کی اوسط ۳۹ فی صدی ہے۔ یہی حال اور جماعتوں کے نتائج کا ہے کوئی ایک جماعت بھی ایسی نہیں۔ جس کا نتیجہ یونیورسٹی کی اوسط سے کم ہو۔ بلکہ ہر جماعت کا نتیجہ یونیورسٹی کی اوسط سے بڑھ کر ہے۔ اگر کسی کلاس کے متعلق یونیورسٹی کی اوسط ۳۵ فی صدی ہے تو ہمارے کالج کی اوسط ۲۷½ فی صدی ہے یا اگر یونیورسٹی کی اوسط ۳۵ فی صدی ہے تو ہمارے کالج کی ۳۹ فی صدی ہے اور ایک کلاس کے متعلق تو میں نے بتایا ہے کہ ہمارے کالج کا نتیجہ اس میں نوّے فی صدی کے قریب ہے۔ حالانکہ یونیورسٹی کی اوسط اس سے بہت کم ہے۔ وہ لوگ جن کے دلوں میں یہ شبہات ہوا کرتے تھے کہ ہمارے کالج میں لڑکوں کی تعلیم کا زیادہ بہتر انتظام نہیں اب ان نتائج کے بعد ان کے شبہات دور ہو جانے چاہئیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے کالج کے نتائج سوائے ایک کے باقی تمام کالجوں سے زیادہ شاندار نکلے ہیں اور اب ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو حصولِ

تعلیم کے لئے فوراً تعلیم الاسلام کالج میں داخل کرنے کی کوشش کریں۔ اسبارہ میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی سے کام نہ لیں اس کالج میں اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے بھجوانا اس قدر ضروری اور اہم چیز ہے کہ میں تو سمجھتا ہوں جو شخص اپنے بچوں کو باوجود موقعہ میسر آنے کے

اس کالج میں

داخل نہیں کرتا وہ اپنے بچوں کی دشمنی کرتا۔ اور سلسلہ پر اپنے کامل ایمان کا ثبوت مہیا نہیں کرتا اگر وہ کسی اور جگہ اپنے بچوں کو داخل کرے گا۔ تو صرف اسلئے کہ فلاں بورڈنگ اچھا ہے یا فلاں جگہ کھانا زیادہ اچھا ملتا ہے یا فلاں جگہ غیر قوموں کے لوگوں سے ملنے کا زیادہ موقع ملتا ہے۔ حالانکہ اصل چیز تعلیم ہے۔ اصل چیز دینی تربیت اور اعلیٰ اخلاق کا حصول ہے اور یہ چیزیں تعلیم الاسلام کالج کے سوا کسی اور کالج میں زیادہ بہتر طریق پر حاصل نہیں ہو سکتیں۔ تعلیم الاسلام کالج کی غرض یہ ہے کہ لڑکوں کو دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینیات کی تعلیم بھی دی جائے اور یہ تعلیم کسی اور جگہ نہیں دی جاتی۔ پس باہر کی جماعتوں کو اسبارہ میں اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

میں نے دیکھا ہے بعض دفعہ لڑکے کبھی غلط قدم اٹھا لیتے ہیں اور وہ اپنے ماں باپ کو صحیح حالات سے بے خبر رکھتے ہوئے دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ دراصل بچپن کی عمر ہی ایسی ہے کہ اس میں انسانی عقل پختہ نہیں ہوتی اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے بچہ کئی دفعہ ایسی باتیں کہہ دیتا ہے جو واقعات کے خلاف ہوتی ہیں اور اس طرح ماں باپ دھوکا میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں۔ الصبی صبیٌ ولو کان نبیاً بچہ بچہ ہی ہے خواہ اس نے بعد میں نبی ہی کیوں نہ بن جانا ہو۔ بہر حال لڑکے بعض دفعہ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ جن سے ماں باپ دھوکا میں مبتلا ہو جاتے ہیں

ایک نوجوان

جو آج کل بڑا مخلص اور فدائی احمدی ہے۔ اسے طالب علمی کے زمانہ میں والدین نے قادیان میں داخل کر دیا۔ یہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی بات ہے۔ ایک دن میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو ابھی میں وہاں بیٹھا ہی تھا کہ اوپر سے ڈاک آگئی اور آپ نے اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ ڈاک پڑھتے پڑھتے آپ نے ایک

خط نکالا اور اسے پڑھ کر آپ ہنسے اس وقت ایک طرف میں بیٹھا تھا اور دوسری طرف وہ لڑکا بیٹھا تھا۔ آپ نے میری طرف مسکرا کر دیکھا اور فرمایا میاں تم اس لڑکے کو جانتے ہو مجھے یاد نہیں۔ میں نے اس وقت کیا جواب دیا۔ (اس لڑکے کے والد بہت پرانے صحابی تھے اور انہوں نے پہلے دن لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی) بہر حال اس گفتگو کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اس لڑکے کی طرف مخاطب ہوئے اور ہنس کر فرمانے لگے میاں آج تم میرے پاس کس طرح پہنچ گئے ہو۔ اس نے کہا حضور جس طرح میں پہلے حاضر ہوا کرتا تھا اسی طرح آج بھی حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ فرمانے لگے تم یہ بتاؤ کہ تم پنجرے میں سے کس طرح نکلے ہو۔ اس پر اس کا رنگ زرد ہو گیا اور شرمندگی اور ندامت کی وجہ سے وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ پھر آپ نے وہ خط مجھے پڑھنے کے لئے دے دیا۔ میں نے پڑھا تو اس میں لڑکے کی نانی نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا کہ میرے نواسے نے قادیان سے مجھے لکھا ہے کہ جب سے میں یہاں آیا ہوں۔ مجھے انہوں نے

ایک پنجرے میں

ڈال کر لٹکا رکھا ہے۔ صبح شام سوکھی روٹی اور ذرا سا پانی اس پنجرے میں رکھ دیتے ہیں جس پر میں گذارا کرتا ہوں۔ لڑکے ادھر ادھر سے آتے اور مجھے دیکھ کر ہر وقت مذاق کرتے رہتے ہیں۔ میں آپ کو یہ خط اسلئے لکھ رہا ہوں کہ اگر آپ مجھے دیکھنا چاہتی ہیں۔ تو خدا کیلئے آپ مجھے جلدی بلوا لیں۔ اور اس قید سے نجات دلوائیں۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا کہ میاں تم آج پنجرے میں سے کس طرح باہر آ گئے ہو؟ اسی طرح میرے ساتھ

ایک واقعہ

ہوا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے میرے پاس شکایت کی کہ میرے لڑکے کو استاد نے عربی میں فیل کر دیا ہے۔ حالانکہ وہ اس مضمون میں بہت ہوشیار تھا اور اسکی وجہ یہ ہے کہ استاد نے میرے لڑکے سے کوئی چیز لانے کے لئے کہا تھا چونکہ اس نے ایسا نہ کیا۔ اسلئے اس نے لڑکے کو فیل کر دیا۔ میں نے کہا میں یہ مان نہیں سکتا کہ ایک احمدی استاد اس قسم کی کمینہ حرکت کرے یہ تو میں مانتا ہوں کہ سارے احمدی نیک نہیں مگر جو مثال میرے سامنے پیش کی گئی ہے وہ

ایسی ہے کہ میرا دل نہیں مانتا کہ کوئی احمدی ایسی حرکت کر سکے۔ انہوں نے کہا آپ بے شک تحقیق کر لیں۔ لڑکے کو بلا وجہ فیل کیا گیا ہے حالانکہ وہ بہت لائق اور ہوشیار تھا۔ میں نے کہا اچھا میں آپ کی خاطر سکول سے پرچہ منگواتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ کیا بات ہے مگر آپ پہلے وعدہ کریں کہ اگر یہ بات غلط ہوئی تو آپ لڑکے کو سخت سزا دیں گے انہوں نے وعدہ کیا۔ اور میں نے ہیڈ ماسٹر کو رقعہ لکھا۔ کہ اگرچہ قاعدہ کی رو سے ایسا نہیں چاہیئے۔ مگر جماعتی نظام کی خاطر میں چاہتا ہوں کہ آپ فلاں لڑکے کا عربی کا پرچہ میرے پاس بھجوا دیں۔ کیونکہ میرے پاس شکایت کی گئی ہے کہ اسے [illegible] فیل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے پرچہ بھجوا دیا۔ پرچہ آیا تو میں نے دیکھا کہ ممتحن نے اسے ۲½ نمبر دیئے ہوئے تھے مگر جب میں نے پرچے کو کھول کر دیکھا تو میں اس استاد کی عقل پر حیران ہوا۔ جس نے اسے ۲½ نمبر دیئے تھے۔ کیونکہ میرے نزدیک وہ اڑھائی نمبروں کا مستحق نہیں تھا۔ صرف صفر کا مستحق تھا۔ چنانچہ میں نے اس لڑکے کے باپ کو لکھا کہ میں اس استاد کی عقل پر حیران ہوں جس نے اس لڑکے کو سو میں سے اڑھائی نمبر دے دیئے ہیں۔ میرے نزدیک تو یہ صفر کا مستحق تھا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ استاد کو شرم آئی کہ صفر نمبر کیا دینا ہے چلو ۲½ نمبر ہی دے دیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے کیا پتہ تھا کہ میرے لڑکے نے مجھے اس طرح دھوکا دیا ہے۔ میں تو یہی سمجھتا رہا۔ کہ وہ جو کچھ کہتا ہے سچ کہتا ہے۔ بہر حال جب ایک طرف بالغ عاقل اور سمجھدار اساتذہ ہوں اور دوسری طرف ناتجربہ کار بچہ ہو تو عقلمند انسان کا یہی کام ہوتا ہے کہ وہ

مقابلہ کے وقت

اپنے بچے کو غلطی پر سمجھے۔ اساتذہ کو بددیانت اور نالائق قرار نہ دے۔ بعض دفعہ لڑکے اسی بات کو دیکھ کر کہ سینما دیکھنے پر پابندیاں عاید کی جاتی ہیں یا نمازوں وغیرہ کی سختی سے پابندی کرائی جاتی ہے۔ کالج کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا شروع کر دیتے ہیں اور یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ پروفیسر لڑکوں کو

درخواستِ دعا:۔ خاکسار کی والدہ اور لڑکی بیمار ہے احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ نور الحق انچارج ایم این سنڈیکیٹ)

پڑھاتے نہیں وہ سارا دن اِدھر اُدھر پھرتے رہتے ہیں اور جب یہ بات باپ سنتا ہے تو کہتا ہے اچھا میرے بچہ پر یہ یہ مصیبتیں آرہی ہیں اور پھر وہ کوشش کرتا ہے کہ اسے کسی اور کالج میں داخل کرا دے۔ میرے نزدیک ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اس قسم کی باتوں میں نہ آئیں اور

اپنی عقل اور سمجھ

سے کام لیں۔ آخر یہ موٹی بات ہے کہ تم اپنے بچوں کی بات پر زیادہ اعتبار کرو گے یا یونیورسٹی کے نتائج پر زیادہ اعتبار کرو گے۔ یونیورسٹی کا نتیجہ بتا رہا ہے کہ ہمارے کالج کی ہر کلاس کا نتیجہ یونیورسٹی کی اوسط سے اوپر رہا ہے ایک کا نتیجہ نوّے فیصدی کے قریب رہا ہے اور دوسری کلاسوں کا نتیجہ یونیورسٹی کی اوسط سے اوپر رہا ہے۔ اور یہ ایک نہایت ہی خوشکن بات ہے مگر پھر بھی بعض لوگ ان حقائق پر غور کرنے کی بجائے لڑکوں کی بات پر کان رکھنے کے زیادہ عادی ہوتے ہیں۔

ان کی مثال

بالکل ایسی ہی ہوتی ہے جیسے کہتے ہیں کہ کوئی سادہ لوح آدمی تھا۔ جس کی طبیعت میں شرم اور حیا کا مادہ بہت غالب تھا۔ اس نے ایک گدھا خریدا۔ عربوں میں گدھے رکھنے کا عام رواج تھا۔ اور وہ اس سے سواری اور بار برداری کا کام لیا کرتے تھے۔ جب اس کے دوستوں کو پتہ لگا کہ اس نے گدھا خریدا ہے تو وہ روزانہ اس کے پاس آتے اور گدھا مانگ کر لے جاتے۔ اس طرح مہینہ دو مہینے گذر گئے اور وہ ایک دن بھی گدھا اپنی ذاتی ضروریات کے لئے استعمال نہ کر سکا۔ ہر وقت وہ دوسروں کے پاس ہی رہتا۔ آخر تنگ آکر اس نے فیصلہ کیا کہ اب میں کسی کو گدھا نہیں دونگا۔ مگر ادھر طبیعت میں نرمی بھی تھی اور انکار بھی نہیں کر سکتا تھا۔ ایک دن اس کے پاس کوئی دوست آیا اور اس کے گھر کے باہر سے آواز دے کر کہا۔ بھائی صاحب مجھے گدھا چاہیئے اگر آپ دیدیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ اس نے چونکہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اب میں کسی کو گدھا نہیں دونگا۔ اس لئے اس نے مکان کی چھت پر سے ہی اسے جواب دیا کہ آپ کی بات کو میں ردّ تو نہیں کر سکتا تھا مگر فلاں دوست آئے تھے اور وہ مجھ سے گدھا مانگ کر لے گئے اس لئے میں آپ کے مطالبہ کو پورا کرنے سے قاصر ہوں۔ ادھر اس نے یہ بات کہی اور اُدھر گھر کے صحن سے گدھے نے چیخنا شروع کر دیا۔ اس کی آواز سن کر دوست کہنے لگا عجیب بات ہے گھر سے گدھے کے چیخنے کی آواز آرہی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ گدھا کوئی دوست لے گیا ہے۔ وہ کہنے لگا آپ بھی عجیب آدمی ہیں کہ میری بات پر اعتبار نہیں کرتے اور گدھے کی بات پر اعتبار کر رہے ہیں۔ یہ ہے تو لطیفہ مگر ان لوگوں کی حالت بالکل ایسی ہی ہے وہ یونیورسٹی کی بات پر اعتبار نہیں کرتے اور اپنے بچے کی بات پر اعتبار کر لیتے ہیں۔ پس میں دوستوں کو خواہ وہ مقامی ہوں یا بیرونی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہوں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکوں کو داخل کرنے کی کوشش کریں۔ مگر اس کے ساتھ ہی میں

تعلیم الاسلام کالج کے عملہ

کو بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میرے نزدیک انہیں اپنے نتائج اس سے بھی بہتر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آخر قربانی ایک طرف سے نہیں ہوتی بلکہ دونوں طرف سے ہوتی ہے۔ ہم جو اپنے عزیزوں اور جماعت کے دوستوں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کراؤ تو لازمی طور پر اس کے نتیجہ میں ان کے دل کے گوشوں سے بھی یہ آواز بلند ہوتی ہے کہ اگر ہم سے قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو آپ لوگوں کا بھی فرض ہے کہ ہمارے لئے قربانی کریں۔ اگر پرنسپل اور کالج کے پروفیسر لڑکوں کے ساتھ محبت اور پیار کا تعلق رکھتے ہیں اور ان کی تعلیم کو اعلیٰ معیار تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اخلاق کی نگرانی رکھتے ہیں۔ ان کی صحت کو درست رکھنے کی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ ان کے اندر ذہانت پیدا کرنے کی کوشش کرنے میں تو ماں باپ اور لڑکوں دونوں کے دلوں میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ صرف ہم نے ہی قربانی نہیں کی بلکہ یہ لوگ بھی ہمارے لئے قربانی کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس وقت میں ذاتی طور پر جماعت کو مخاطب کر کے تحریک کر رہا ہوں کہ وہ کالج کی طرف توجہ کریں اور اپنے لڑکوں کو اس میں تعلیم کے لئے بھجوائیں۔ مگر بہرحال میں یہ آواز انہی کی طرف سے اٹھا رہا ہوں۔ میں تو کالج کا پرنسپل نہیں نہ پروفیسر یا مینیجر ہوں۔ میں جو آواز اٹھا رہا ہوں وہ انہی کی طرف سے اٹھا رہا ہوں۔ اور جب میں دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس کالج میں اپنے لڑکے بھجوائیں تو درحقیقت میں ایک رنگ میں ان کی زبان بن جاتا ہوں اور ان کی طرف سے جماعت کے دوستوں کو یہ کہتا ہوں کہ تم

کالج کے لئے قربانی

کرو اور اپنے لڑکوں کو اس میں داخل کرو اور جب میں دوسروں کو قربانی کے لئے کہتا ہوں تو ان لوگوں کا بھی حق ہے کہ وہ آپ سے یہ پوچھیں کہ آپ ہمارے لئے کیا قربانی کر رہے ہیں اور چونکہ یہ ایک جائز مطالبہ ہے جو ان کی طرف سے ہو سکتا ہے اس لئے کالج کے پرنسپل اور پروفیسروں کو چاہیئے کہ وہ دوسروں سے زیادہ وقت کالج کی ترقی اور لڑکوں کے

تعلیمی معیار

کو بلند کرنے کے لئے صرف کرنے کی عادت ڈالیں اور ان کو زیادہ سے زیادہ دینی احکام کا پابند اور اخلاقِ فاضلہ سے متصف بنائیں۔ خصوصاً لڑکوں کی خوراک کی طرف زیادہ توجہ رکھنی چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ انہیں اچھی اور عمدہ غذا میسر آئے۔ میں کچھ عرصہ سے مختلف کتب کے مطالعہ کے نتیجہ میں اور کچھ اپنی صحت کو دیکھتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ بچوں کی خوراک کا خیال نہ رکھنا اور ان کے لئے صحیح اور اعلیٰ درجہ کی غذا مہیا نہ کرنا ایک بہت بڑا ظلم ہے۔ کئی بیماریاں اس وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں کہ

لڑکوں کی خوراک

کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اس میں کبھی تو غفلت کا دخل ہوتا ہے اور کبھی عدم علم کی وجہ سے خوراک کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ مثلاً جب ہم بچے تھے اور اس زمانہ میں چونکہ خوراک کی قدر و قیمت کا لوگوں کو صحیح علم نہیں تھا اس لئے عدم علم کی وجہ سے ہماری غذا میں بعض نقائص رہ جاتے تھے مثلاً مجھے یاد نہیں کہ ہمیں باقاعدہ ناشتہ ملا ہو۔ دودھ گھر میں ہوتا تھا جس کا دل چاہا اس نے پی لیا۔ سکول سے پہلے کھانے کا انتظام نہیں ہوتا تھا۔ سکول سے وقت بچا کر کھانے کیلئے آجاتے تھے جس کے معنے ہیں کہ بے قاعدہ کھانا کھانا پڑتا تھا۔ اب یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ہماری مائیں نعوذ باللہ ہماری دشمن تھیں انہیں ہم سب سے محبت بھی تھی۔ پیار بھی تھا۔ وہ ہمارے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے بھی تیار رہتی تھیں۔ لیکن چونکہ انہیں علم نہیں تھا کہ ناشتہ ایک ضروری چیز ہے اور کھانا وقت پر کھانا ضروری ہے۔ انہوں نے نہ ناشتہ کا خاص خیال رکھا اور نہ صبح سکول جانے سے پہلے کھانے کا انتظام کیا۔ بہرحال خوراک کا اعصاب پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے۔ یورپین لوگ بڑی بڑی مشکلات کے باوجود اپنے حوصلے بلند رکھتے ہیں۔ کیونکہ بچپن سے ہی انہیں اچھی اور وقت پر خوراک ملتی ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے لوگ بہت جلد ہمت اور حوصلہ ہار دیتے ہیں۔ ان کا حوصلہ ہارنا اخلاق کی کمی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ ان کے جسم میں اتنی طاقت ہی نہیں ہوتی کہ وہ حوادث اور آفات کا مقابلہ کر سکیں۔ پس بچوں کی خوراک کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کہ انہیں اچھی سے اچھی غذا میسر آسکے۔ میں نے دیکھا ہے گھر میں کھانے کا انتظام ہوتا ہے تو آدھی رقم میں نہایت اعلیٰ درجے کا کھانا تیار ہو جاتا ہے۔ میرے بعض بچے اس وقت بورڈنگ میں رہتے ہیں۔ اور ان کے ماہوار اخراجات کا مجھے علم ہے۔ وہی منافق جس نے یہ لکھا تھا کہ پرنسپل تو ایک عیسائی بھی رکھا جا سکتا ہے۔ اسی نے یہ بھی لکھا تھا کہ تمہارے اپنے دو لڑکے دوسرے کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور تم دوسروں سے یہ کہتے ہو کہ اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کرو۔ میں اس کا بھی جواب دے دیتا ہوں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ میرے دو لڑکے اور کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک لڑکا وہ تعلیم حاصل کر رہا تھا جو تعلیم الاسلام کالج میں ہے ہی نہیں۔ وہ ڈاکٹری کے لئے تیاری کر رہا تھا اور یہ تعلیم ایسی ہے جس کا ہمارے کالج میں کوئی انتظام نہیں۔ دوسرا لڑکا بہت پہلے سے اس کالج میں داخل تھا اور وہ بھی چونکہ ڈاکٹری کلاس میں داخل ہوا تھا اس لئے تعلیم الاسلام کالج میں داخل نہ ہو سکا۔ بہرحال میرے دو لڑکے بعض دوسرے کالجوں میں پڑھ رہے ہیں اور ان کا خرچ خوراک ستّر روپیہ ماہوار ہے لیکن ہمارے گھر میں زیادہ سے زیادہ ۳۵ روپیہ کے قریب ایک آدمی کا خرچ بنتا ہے اور اس میں ہم بہتر سے بہتر خوراک استعمال کر رہے ہیں۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ ان کا کھانا ہمارے کھانے سے زیادہ اچھا ہوتا ہو۔ یہ خرچ بھی لاہور مسافرانہ زندگی کی وجہ سے ہوا ہے۔ ورنہ قادیان میں تو پندرہ سولہ روپیہ ماہوار خرچ ہوتا تھا۔ اس سے پہلے دس روپیہ ماہوار ہوا کرتا تھا۔ آخر میں جب ہم وہاں سے چلے ہیں تو اس وقت بیس روپیہ کے قریب خرچ ہوتا تھا۔ لیکن یہاں کالج میں ستّر روپیہ فی لڑکا خوراک پر خرچ کیا جاتا ہے۔ کسی زمانہ میں یہ حالت تھی کہ اگر کہا جائے کہ فلاں شخص ستّر روپیہ ماہوار اپنی خوراک پر خرچ کر رہا ہے تو لوگ کہتے بڑا لاٹ صاحب ہے۔ مگر آج ہر کالج کا طالبعلم یہ خرچ ادا کر رہا ہے۔ لیکن اس خرچ کے باوجود میں سمجھتا ہوں انہیں وہ خوراک نہیں مل رہی جو اتنے روپیہ میں انہیں ملنی چاہیئے

اگر تعلیم الاسلام کالج والے دیانتداری سے کام لیں تو اس سے کم روپیہ میں ان کے ماہوار

اخراجات خوراک

کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ میرے نزدیک پروفیسروں کا فرض ہے کہ وہ تمام اخراجات پر کڑی نگرانی رکھیں اور کسی قسم کا ناجائز خرچ نہ ہونے دیں۔ میں نے دیکھا ہے اگر پھلکے پکانے والے کی ہی نگرانی کرو تو ستر فی صدی آٹے میں گذارا ہو جاتا ہے اور اگر نگرانی چھوڑ دو تو سو فی صدی آٹا خرچ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح گوشت وغیرہ کے متعلق احتیاط کی جا سکتی ہے اگر وہ توجہ کریں تو اس خرچ کو یقیناً کم کیا جا سکتا ہے مگر خرچ کم کرنے کے یہ معنے نہیں کہ لڑکوں کی صحت کو تباہ کیا جائے۔ ان کی صحت کو خراب کرنے کی تمہیں اجازت نہیں میں جو کچھ کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تھوڑے روپیہ سے بہتر سے بہتر کھانا ان کو مہیا کرو اور انہیں اچھی غذا دو تا کہ ان کے دماغ اور اعصاب کو طاقت حاصل ہو اور وہ اپنی قوم کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔ اسی طرح

دینیات کی تعلیم

کی طرف انہیں خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے اگر دینی باتیں سننے کا لڑکوں کو زیادہ موقع ملے تو یہ لازمی بات ہے کہ ان کے اندر دینی روح بھی ترقی کرے گی اور اگر کم موقع ملے تو دینی روح کی ترقی میں بھی کمی واقعہ ہو جائے گی۔ مجھے افسوس ہے کہ اس طرف کالج کے عملہ کو پوری توجہ نہیں۔ مثلاً لڑکوں کے اندر صحیح دینی جذبہ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ مرکز سے وابستہ ہوں اور مرکز سے وابستگی پیدا کرنے کے جہاں اور کئی طریق ہیں وہاں ایک یہ بھی طریق ہے کہ خلیفۂ وقت سے کالج میں کم سے کم دو چار لیکچر سالانہ کروائے جائیں تا کہ ان کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس پیدا ہو اور قربانی کی روح ان کے اندر ترقی کرے۔ اسکے علاوہ جماعت کے دوسرے علماء اور مبلغین سے بھی وقتاً فوقتاً لیکچر کروانے چاہئیں تا کہ بار بار ان کے سامنے مختلف دینی مسائل آتے رہیں اور ان کی اہمیت ان کے ذہن میں راسخ ہوتی چلی جائے۔ خالی کتابیں پڑھا دینے سے دماغی تربیت نہیں ہو سکتی۔ اسکے لئے ضروری ہے کہ ان کے اندر جرأت ہمت اور بہادری کا مادہ پیدا کیا جائے اور جرأت کا مادہ ہمیشہ ایسے لوگوں کے ذریعہ ہی پیدا ہوتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی میں کوئی نمایاں کام کیا ہوا ہوتا ہے جب انسان ان کی باتیں سنتا ہے تو سمجھتا ہے کہ یہ صرف منہ کی باتیں نہیں بلکہ ان کے ساتھ

عمر بھر کا تجربہ بھی شامل ہے۔ اسکے بعد وہ فخر کرکے بیٹھ جائے تو اور بات ہے ورنہ اگر اسکے دل میں ذرہ بھر بھی

صداقت کا احساس

ہو تو وہ خدا تعالےٰ کی محبت کا شکار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً جب ایک شخص کہتا ہے کہ اگر میں دین کی خدمت کروں تو روٹی کہاں سے کھاؤں۔ تو اسکا صحیح جواب وہی شخص دے سکتا ہے جس نے ساری عمر دین کی خدمت کی ہو جس نے ساری عمر دنیا کا کوئی کام نہ کیا ہو اور پھر خدا تعالےٰ نے ہمیشہ اسے باعزت رزق دیا ہو جب ایسا شخص اس سے گفتگو کرے گا اور کہیگا کہ میں نے دین کی خدمت کی ہے اور ایسے حالات میں کی ہے کہ میرے لئے روٹی کا کوئی امکان نہیں تھا مگر پھر بھی اللہ تعالےٰ نے مجھے روٹی دی تو اس کا حوصلہ بلند ہو جائے گا اور وہ سمجھے گا کہ اگر میں بھی دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کردوں تو میں بھوکا نہیں مر سکتا اسی طرح جب ایسا شخص ان سے گفتگو کریگا جس نے خدا تعالےٰ سے باتیں کی ہوں گی جس کی تائید کے لئے اس نے معجزات و نشانات دکھائے ہوں گے۔ جس پر اسکے فضل بارش کی طرح برسے ہوں گے تو اسکی گفتگو کا جو نتیجہ ہوگا وہ ان لوگوں کی گفتگو سے بالکل مختلف ہوگا جن کے ساتھ خدا تعالےٰ کا کوئی معجزانہ سلوک نہیں ہوتا اور جو محض لوگوں کے قصے اور کہانیاں سنانے پر اکتفا کرتے ہیں یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی شخص اگر یہ بیان کرے کہ احمدی غیر ممالک میں اس اس طرح قربانیاں کر رہے ہیں تو لوگوں پر اس کا کوئی خاص اثر نہیں ہوتا۔ لیکن اگر امریکہ یا افریقہ سے کوئی شخص آکر اپنے مشاہدات کا ذکر کرے تو اسکا بالکل اور اثر ہوتا ہے اور لوگوں کے اندر ایک

نئی زندگی

پیدا ہو جاتی ہے اور ان کے حوصلے بلند ہو جاتے ہیں۔ بہر حال ہمارے کالج کے افسروں کے اندر یہ احساس ہونا چاہیئے کہ انہوں نے اپنے طالب علموں کی زندگیوں کو سنوارنا اور انہیں قوم کے لئے اعلےٰ درجہ کا وجود بنانا ہے یہاں تک کہ وہ جس محکمہ میں بھی جائیں اس میں چوٹی کے آدمی ثابت ہوں اور کوئی دوسرا شخص انکا مقابلہ نہ کر سکے یہ بات ظاہر ہے کہ ہم اپنی تعداد کے لحاظ سے دنیا کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور پھر لوگوں کی مخالفت اور ان کا عناد اسکے علاوہ ہے اگر ہم کسی وقت ترقی کرتے کرتے

سے پہلے تک بھی پہنچ جائیں تب بھی وہ جماعت جو ایک فیصدی ہو وہ ننانوے فی صدی لوگوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور جبکہ تعداد کے لحاظ سے ہم کسی صورت میں بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو کیوں نہ ترقی کرتے ہم میں سے ہر شخص

چوٹی کا آدمی

بننے کی کوشش کرے اور کیوں ہم اپنے اندر اتنی قابلیت اور لیاقت پیدا نہ کرلیں۔ کہ جس وقت کوئی دوسرا شخص یہ سنے کہ یہ احمدی انجنیئر ہے یا احمدی ڈاکٹر ہے یا احمدی وکیل ہے۔ یا احمدی بیرسٹر ہے یا احمدی تاجر ہے تو وہ کسی انٹرویو کی ضرورت ہی نہ سمجھے بلکہ محض ایک احمدی کا نام سنتے ہی یقین کرلے کہ اس شخص کا اپنے فن میں کوئی اور مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ چیز ایسی ہے جو کالج کی مدد کے بغیر ہمیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس کالج کے عملہ کو میں خاص طور پر اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ لڑکوں کی علمی اخلاقی اور مذہبی تربیت کی طرف توجہ کریں۔ جس طرح میں نے کہا ہے کہ انہیں لڑکوں کی خوراک کے معاملہ میں خاص طور پر نگرانی رکھنی چاہیئے اسی طرح کالج کے عملہ کو لڑکوں کی تربیت میں اس قدر دلچسپی لینی چاہیئے اور اسقدر توجہ اور انہماک کے ساتھ انہیں یہ کام کرنا چاہیئے کہ ہر شخص کے دل میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ یہ لڑکوں کو کسی غیر کا بیٹا نہیں بلکہ اپنا بیٹا سمجھ کر تعلیم دے رہے ہیں۔ اور ان کی

تربیت کا خاص خیال

رکھ رہے ہیں۔ اسی طرح مار پیٹ اور جھڑکیاں دینے کی بجائے انہیں بچوں سے محبت اور پیار کا سلوک کرنا چاہیئے۔ جب وہ بچوں کے لئے اس قسم کی محبت اور پیار کا نمونہ دکھائیں گے۔ تو اس کے نتیجہ میں لازمی طور پر ان کے دلوں میں بھی یہ جذبہ پیدا ہوگا۔ کہ جب یہ لوگ ہماری خاطر مر رہے ہیں تو ہم اپنی خاطر کیوں نہ مریں اور ہم اپنی زندگیوں میں وہ تغیر کیوں پیدا نہ کریں جو ہمارے رب کے منشاء کے مطابق ہو۔ اس طرح وہ زیادہ سے زیادہ وقت دینی کاموں میں صرف کرینگے اور رفتہ رفتہ اپنے آپ کو اچھا شہری بنانے کی کوشش کریں گے۔ اسی سلسلہ میں

ایک اور نصیحت

کالج کے عملہ کو یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں لڑکوں

کی دماغی تربیت کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیئے ان کا صرف اچھے نمبروں پر پاس ہو جانا کافی نہیں بلکہ ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان کی دماغی تربیت اس رنگ کی ہو کہ جب وہ نماز پڑھیں تو عقلمند انسان کی طرح نماز پڑھیں اور جب کتاب پڑھیں تو عقلمند انسان کی طرح کتاب پڑھیں۔ یہ ایک الگ مضمون ہے کہ عقل اور ذہانت کی ترقی کس طرح ہو سکتی ہے۔ میں اس وقت صرف اصولی طور پر اس امر کی طرف کالج کے عملہ کو توجہ دلاتا ہوں۔ اگر وہ ان امور کا خیال رکھیں گے تو لوگوں کے اندر خود بخود یہ احساس پیدا ہوگا کہ یہ کالج اپنے اندر بعض نمایاں خصوصیات رکھتا ہے۔ جن سے ہمیں اپنے بچوں کو محروم نہیں رکھنا چاہیئے۔ اب میں اپنے خطبہ کو ختم کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ لاہور کی جماعت بھی اور بیرونجات کی جماعتیں بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اپنے لڑکوں کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کرنے کی کوشش کریں گی اور کالج کے پرنسپل اور پروفیسر بھی جنہوں نے مجھ سے درخواست کرکے یہ چاہا ہے کہ میں لوگوں کو یہ تحریک کروں کہ وہ ان کے لئے اپنی اولاد کی قربانی کریں۔ اپنے اندر زیادہ سے زیادہ قربانی کا مادہ پیدا کرکے اور لڑکوں کی تعلیم کو اعلےٰ معیار تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ جب ایک طرف وہ لوگوں سے قربانی کا مطالبہ کر رہے ہیں تو دوسری طرف میرا بھی حق ہے اور

دوسرے لوگوں کا بھی حق

ہے کہ وہ ان سے یہ کہیں کہ آپ بھی کچھ قربانی کریں تا ہماری اور آپ کی قربانیاں دونوں ملکر نیک نتائج پیدا کریں اور ہماری آئندہ نسلیں اسلام کی فدائی اور اس کا جاں نثار گروہ ثابت ہوں۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین

ووٹروں کا نام درج کرنے کی میعاد میں توسیع کر دی گئی

لاہور ۱۳ ستمبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے اسمبلی کی فہرست رائے دہندگان میں ووٹروں کا نام درج کرنے کی میعاد میں آخر ماہ ستمبر تک توسیع کر دی ہے۔ میعاد میں توسیع خاص کر مستورات کے لئے عمل میں لائی گئی ہے۔ کیونکہ حکومت کے پاس اس امر کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ کہ مستورات نے ووٹروں کی فہرست میں جو اب زیر تکمیل ہیں اپنا نام لکھانے میں نہایت بے اعتنائی سے کام لیا ہے۔

اردن میں فاضل غلہ

عمان ۱۳ ستمبر۔ اردن کے وزیر مالیات سلیمان پاشا سکار نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ حکومت فاضل غلے کے ذخائر کو فروخت کرنے یا ان کا مقامی ضرورت کی اشیاء سے تبادلہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے انہوں نے بتایا کہ حکومت مصر چاول کی ایک مقدار لینے کے لئے تیار ہو گئی ہے اس کے بدلہ میں وہ اسی قدر دوسرے غلے دے گی۔ برطانیہ۔ سعودی عرب۔ پاکستان فرانس اور لبنان سے بھی سلسلہ جنبانی کی گئی ہے۔

فاضل غلہ کی مقدار ۵۰ ہزار من ہے۔ جس میں سے ۲۰ ہزار ٹن گیہوں اور ۳۰ ہزار ٹن جو ہے۔ یہ بیان کرتے ہوئے کہ زراعت کو ترقی دینے کے لئے حکومت بعض اسکیمیں منظور کر رہی ہے سوداگر یالیات نے اساک بارن کے علاقوں میں کسانوں کی مدد کرنے کے لئے حکومت کی آمادگی کا اعلان کیا۔

وادی اردن میں آبپاشی کی اسکیموں کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سلیمان پاشا سکار نے کہا۔ کہ ان اسکیموں پر ایک اور ڈیڑھ کروڑ پونڈ کے درمیان خرچ آئے گا۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ فلسطینی تاجروں سے در آمد کے لئے مخصوص طور پر ایک کوٹہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ (ا سٹار)

سعودی فوج میں فلسطینی عرب

عمان ۱۳ ستمبر۔ اسٹار کا نامہ نگار مقیم عمان رقمطراز ہے کہ ان تمام فلسطینی عربوں کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ جو سعودی عرب کی فوج میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ انہیں ابتدائی تربیت حجاز میں دی جائے گی۔ اور تب انہیں غیر ملکوں میں مشن پر روانہ کیا جائیگا یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سعودی عرب کی حکومت فلسطین کے عرب اسکولوں کے اساتذہ کو ملازم رکھنے اور انہیں سعودی عرب میں کام دینے پر تیار ہے۔ (ا سٹار)

جنوبی افریقہ جانے والوں میں کمی!

لندن ۱۳ ستمبر۔ اس سال کی ابتدائی سہ ماہی میں جنوبی افریقہ جانے والوں کی تعداد میں ۸۰ ۱۷ افراد کی کمی ہو گئی۔ گذشتہ سال اس عرصہ میں اس سے کئے افراد وطن گئے تھے۔ اب اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ یہ تعداد جنگ سے قبل کے معیار تک گر گئی ہے۔

خیال ہے کہ اس صورت حال کا سبب قوم پرستوں کے برسر اقتدار آنے کے باعث جنوبی افریقہ کے سیاسی مستقبل کی غیر یقینی اور نامناسب خیر مقدم ہونے کا بہت خطرہ ہے۔ (ا سٹار)

جاپان کے کپڑے کی صنعت میں توسیع

سڈنی ۱۳ ستمبر۔ جاپان کے کپڑے کی صنعت میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ امریکہ کے مقبوضاتی حکام ان کی مدد کر رہے ہیں۔ اور انہیں ہدایات دیتے ہیں۔ جاپان نے صنعتی طور پر جس رفتار سے ترقی کی ہے۔ دولت مشترکہ کے ملکوں کو جنہوں نے کینبرا کانفرنس میں جاپان کے مستقبل کے متعلق غور کیا تھا۔ اتنی تیز رفتاری کی توقع نہیں تھی۔ جاپان بہترین قسم کی اون بھی کثیر مقدار میں خرید تا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جاپان کی کپڑے کی صنعت میں ابھی اور ترقی ہو گی سنہ ۱۹۳۸ء کے بعد جاپان نے پہلی بار اون خریدا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ امریکی بازاروں میں بھی معاملہ کرے گا۔ (ا سٹار)

جرمن وزراء کے لئے اسکول

لندن ۱۳ ستمبر۔ برطانوی پالیسی کی تبلیغ کرنے کے لئے بیکنسن فیلڈ میں ایک اسکول قائم کیا گیا ہے یہ اسکول پہلے اسیران جنگ کی یونیورسٹی تھی۔ جو لوگ اس سکول میں تعلیم حاصل کریں گے۔ ان میں وزراء اخبار کے ایڈیٹر اور جرمنی کے دوسرے حکام شامل ہوں گے۔ اس میں اکتوبر سے تعلیم شروع ہو گی شاگردوں کے سامنے پارلیمنٹ کے ممبر لیکچر دیں گے۔ اور دار العوام اور دوسرے مقامات کی انہیں سیر کرائی جائے گی۔

پناہ گزین مشن کا بائیکاٹ کرینگے

دمشق ۱۳ ستمبر۔ پناہ گزینوں کے ترجمان ابال غوری نے اسٹار کو بتایا کہ پناہ گزین مشرق وسطی کو جائزہ لینے والے کا مشن کا بائیکاٹ کریں گے اور وہ اپنے ملک کے علاوہ کہیں اور جانے سے انکار کر دیں گے۔ (ا سٹار)

سنگاپور میں رکشاؤں پر کنٹرول!

سنگاپور ۱۳ ستمبر۔ اس ماہ کے بعد سے سنگاپور میں جو رکشا چلانے والا اپنی رکشا رجسٹرڈ کرانے کی درخواست دے گا۔ اُسے اسی وقت لائسنس دیا جائے گا۔ جب وہ ایک نیا سوٹ پہن کر جائے گا۔ اور ایک دوسرا سوٹ ساتھ لیکر دکھانے کے لئے لے جائے گا۔ سوٹ کا رنگ نیلا ہونا چاہیئے۔ رجسٹرار دفتر کے ایک افسر نے بتایا۔ کہ اس طریقہ سے یہ یقین ہو جائیگا۔ کہ وہ ہر سال دو نئے سوٹ بنا لیں گے۔ اور سوٹ پر کسی مناسب جگہ رکشا کا لائسنس نمبر لگا دیا جائے گا۔ (ا سٹار)

فارن سروس کے لئے غیر پاکستانی نہیں لئے جا رہے

ایک غلط فہمی کا ازالہ

کراچی ۱۳ ستمبر ۱۹۴۹ء "فارن سروس اور غیر ملکی افراد" کے عنوان سے اخبار ڈان میں شائع شدہ ایک مقالہ کی طرف توجہ مبذول کرانے پر وزارت امور خارجہ اور تعلقات دولت مشترکہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ فارن سروس یا پاکستان کی کسی سروس میں اس وقت تک غیر پاکستانیوں کو ملازم رکھنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا جب تک اس کام کا اہل کوئی پاکستانی موجود ہے۔ پبلک سروس کمیشن سے اب تک اُمیدواروں کی جو فہرست موصول ہوئی ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ پاکستان کی فارن سروس کے لئے موزوں پاکستانیوں کی کوئی کمی نہ ہو گی بیرون پاکستان کے متعدد مقامات پر جن میں لندن اور واشنگٹن بھی شامل ہیں۔ انٹرویو کئے جا رہے ہیں۔ کیونکہ ان مقامات پر کافی تعداد میں پاکستانیوں نے فارن سروس کیلئے درخواستیں دی ہیں۔ ترجمان مذکور نے اس موقعہ پر مزید اظہار خیال کرنے سے انکار کیا۔ کیونکہ اُمیدواروں کا انتخاب ابھی جاری ہے۔

عازمین حج کو اطلاع

کراچی ۱۳ ستمبر۔ جن عازمین حج کو "رضوانی" اور "اسلامی" جہازوں پر جگہ ملی ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ جہاز اب سابقہ اعلان شدہ تاریخوں یعنی ۱۵ اور ۱۶ ستمبر ۱۹۴۹ء کے بجائے بالترتیب ۱۳ اور ۱۵ ستمبر ۱۹۴۹ء کو روانہ ہوں گے۔ جن عازمین حج نے ابھی تک اپنے ٹکٹ نہیں بنوائے ہیں۔ وہ مہربانی کر کے فوراً اپنے ٹکٹ بنوا لیں۔

کمیونسٹ چین کو اقتصادی دشواریاں

ہانگ کانگ ۱۳ ستمبر۔ شنگھائی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ قوم پرستوں کی ناکہ بندی کی وجہ سے کمیونسٹوں کی اقتصادی دشواریوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کمیونسٹ ۵۰ اور ایک ہزار ڈالر کے نوٹ جاری کر رہے ہیں۔ اب تک سب سے بڑی قیمت کا نوٹ ۲۰۰ ڈالر کا تھا۔

افراط زر کا مزید ثبوت یہ حقیقت ہے کہ جب کمیونسٹوں نے قبضہ کیا تھا۔ تو شرح مبادلہ ۸۰ کمیونسٹ ڈالر فی امریکی ڈالر تھی۔ لیکن اب ایک امریکی ڈالر میں ۲۷۰۰ یعنی ۹ گنے کمیونسٹ ڈالر آتے ہیں (ا سٹار)

مشرق وسطی کا اقتصادی جائزہ

بیروت ۱۳ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے فلسطینی مفاہمتی کمیشن نے فلسطین کے ۷ لاکھ عرب پناہ گزینوں کی آبادکاری کے اہم مسئلہ کا جائزہ لینے کے لئے جو مشن مقرر کیا تھا۔ وہ مشرق وسطی کے دورہ کے سلسلہ میں یہاں پہنچ گیا ہے۔

مشن کے ۴ ممبر اپنے اسٹاف کے ساتھ بذریعہ ہوائی جہاز قاہرہ ہوتے ہوئے یہاں پہنچے۔ پناہ گزینوں کے سوال کے علاوہ مشن آبپاشی کے ذریعہ سے مشرق وسطی کی زراعتی خوشحالی کو بڑھانے کے امکانات کا مطالعہ کرے گا۔

اُمید کی جا رہی ہے۔ کہ مشن آئندہ مہینہ میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے منعقد ہونے والے اجلاس کے سامنے اپنی ابتدائی رپورٹ پیش کر سکے گا۔ (ا سٹار)

بہاولپور میں نمونے کا شہر

بغداد الجدید ۱۳ ستمبر۔ بغداد الجدید امپرومنٹ ٹرسٹ بہاولپور میں ایک نمونے کے شہر کی تعمیر کی اسکیموں پر غور کر رہا ہے۔ زمین نیلام کر دی گئی ہے اور شہر کو تین علیحدہ علیحدہ نو آبادیوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ عام سرکاری نو آبادی تاجروں کی نو آبادی اور مہاجرین کی نو آبادی۔ پختہ سڑکوں اور دوکانوں اور دفاتر کی تعمیر کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ (ا سٹار)

مصری فوج کو جدید بنانے کا منصوبہ

قاہرہ ۱۳ ستمبر۔ مصر فوجی ڈاکٹروں کو ایٹم بم سے پیدا ہونے والی چوٹوں کے علاج میں مہارت حاصل کرنے کے لئے میکسیکو بھیجے گا۔ یہ وزیر جنگ حیدر پاشا نے بتایا۔ انہوں نے اخبار "الاہرام" کو یہ بھی بتایا کہ مصر میں طیارہ سازی اور گولہ بارود بنانے کے کارخانے بھی رونما ہو جائیں گے۔

انہوں نے کہا ہم نے مصری فوج کا معیار بلند کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ تاکہ وہ دنیا کی تسب سے طاقتور فوجوں کے ہم پلہ ہو جائے۔ جدید ترین اسلحہ کے استعمال کی تربیت حاصل کرنے کے لئے غیر ممالک وفود بھیجے جائینگے (ا سٹار)

ہنگری میں لازمی مذہبی تعلیم بند ہو گئی

بوڈاپسٹ ۱۳ ستمبر۔ ہنگری کے مذہبی لیڈر ایک نئے حکم کے اثرات کی وجہ سے بہت پریشان ہیں اس حکم کی رو سے اسکولوں میں مذہبی تعلیم لازمی نہیں رہے گی۔

بظاہر یہ حکم جمہوری اصولوں کے مطابق ہے لیکن جو والدین اپنے بچوں کو مذہبی تعلیم دلانے کے خواہاں ہوں گے۔ انہیں تحریری طور پر درخواست دینی پڑے گی۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ بہت سے لوگ اس قسم کی درخواست کرنے کی جرأت نہ کر سکیں گے۔ کیونکہ انہیں خطرہ رہے گا۔ کہ ان کی وجہ سے حکام ان کے خلاف امتیازی سلوک روا رکھیں گے۔ کلیسائی اسکولوں میں ملک کے تقریباً نصف بچوں کی تعلیم ہوتی تھی۔ لیکن گذشتہ سال ایک جھگڑے کے بعد انہیں بھی لادینی بنا دیا گیا۔ یہ جھگڑا ان مذہبی کتابوں کے متعلق تھا۔ جنہیں حکومت ضبط کرنا چاہتی تھی (ا سٹار)